السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک آدمی نے اپنے مکان زنانہ کے گوشہ میں ایک مسجد تعمیر کروائی، اس غرض و نیت سے، کہ صرف اس مکان کی عورتیں اس مسجد میں نماز پڑھیں، اور بوجہ پردہ کے اذان واقامت ہو نہیں سکتی ہے پس ایسی صورت میں اس پر مسجد کا حکم ہوگا یا نہیں، اور بلا اذن مالک مکان کے غیر عورتوں کو اس مسجد میں جا کر نماز پڑھنے کا حق ہے یا نہیں، اور اگر اس مسجد میں اذان واقامت نہ ہو تو بانی مسجد گناہ گار ہوگا یا نہیں، اور اس بستی میں ایک مسجد عام ہے، کہ جس کی اذان کی آواز بخوبی اس مسجد میں بھی آتی ہے، تو وہی اذان اس مسجد کے واسطے کافی ہوگی یا نہیں، اور زمین اس مسجد زنانہ کی موقوفہ ہوجاوے گی یا نہیں۔ بینوا توجروا

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں جو مسجد گوشہ مکان زنانہ میں تعمیر کی گئی ہے اس پر حکم واطلاق مسجد کا ہوسکتا ہے، گو اس میں اذان نہ ہو، اور نہ بانی مسجد آثم ہوگا اور نہ زمین اس کی موقوفہ ہوگی، چنانچہ بخاری شریف میں ہے:

ان عتبان بن مالک وھو من أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممن شھد ابدوا من الأنصار انہ لقومی فإذا کانت الامطار سال الوادی الذی بینی وبینھم لم استطع ان آتو مسجد ھم فاصلی بھم وددت یا رسول اللہ انک تاتیتی فتصلی فی بیتی فاتخذہ مصلی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «سافعل إن شاء اللہ تعالیٰ» قال عتبان فغدا علیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر رضی اللہ عنہ حین ارتفع النھار فاستأذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذنت لہ فلم یجلس حین دخل البیت ثم قال این تحب أن أصلی فی بیتک قال فاشرت لہ الی ناحیة من البیت فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبر فقمنا فصففنا فصلی رکعتین ثم سلم

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی عتبان بن مالک بدری نے آپ سے عرض کیا، یا رسول اللہ میری نظر کمزور ہے اور میں قوم کا امام ہوں۔ جب بارشیں ہوتی ہیں اور نالے بہنے لگتے ہیں تو میں مسجد میں آکر ان کو نماز پڑھا نہیں سکتا میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور میرے گھر میں نماز پڑھیں، میں اس جگہ کو مسجد بنا لوں گا تو آپ نے فرمایا انشاء اللہ میں آؤں گا، پھر آپ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ دن چڑھے تشریف لائے آپ اجازت لے کر گھر میں داخل ہوئے تو آپ بیٹھے نہیں اور فرمایا کہ تو کہاں چاہتا ہے کہ میں تیرے گھر میں نماز پڑھوں، میں نے مکان کے ایک گوشہ کی طرف اشارہ کیا، آپ نے کھڑے ہر کر وہاں تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی، آپ نے دو رکعت پڑھی اور پھر سلام پھیرا۔''

"وفی العالگیریة من بنی مسجد الم یزل ملکہ عنہ حتی یفرز عن ملکہ بطریقہ باذن بالصلوة فیہ وأیضا فیھا۔ سئل ابو بکر الاسکاف عمن بنی مسجدا علی باب دارہ ووقف ارضا علی عمارتہ فمات ھو وخرب المسجد واستفتیٰ ورثتہ فی بیعھا فافتوا بالبیع۔ وایضا فیھا ولیس علی النساء اذان ولا اقامة فان صلین بجماعة یصلین بغیر أذان وإقامة وان صلین جازت بھا صلوتھن بھا مع الاساءة ھکذا فی الخلاصہ"

''اگر کوئی مسجد بنائے تو جب تک اس کو اپنی ملکیت سے خارج نہ کرے اور نماز کی عام اجازت نہ دے وہ اس کی ملکیت میں رہے گی، اگر کوئی شخص اپنے مکان کے دروازے پر مسجد بنائے اور اس زمین کو اپنی عمارت پر وقف کر دے اور مر جائے اور مسجد ویران ہوجائے تو اس کے وارث اس زمین کو بیچ سکتے ہیں، عورتوں کے لیے اذان اور اقامت نہیں ہے اگر وہ جماعت سے نماز پڑھیں تو بغیر اذان اور اقامت کے پڑھیں گی۔ اور اگر وہ نماز پڑھ لیں، تو ان کی نماز کراہت سے ہوجائے گی۔''

نیز یہ کہ غیر عورتیں بلا اذن اس میں جا کر نماز نہیں پڑھ سکتی ہیں۔ واللہ اعلم

(سید محمد نذیر حسین (فتاویٰ نذیریہ ص ۲۱۸ جلد اول)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 09 ص